۱۱۔ آج عیدگاہ میں

نظیرؔ اکبرآبادی

پہلی بات: ہمارا ملک گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ ہے۔ یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور مختلف مذاہب کے لوگ مختلف تہوار مناتے ہیں۔ دیوالی میں ہر طرف روشنی کی جاتی ہے اور مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں۔ ہولی میں رنگوں کا چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ سب لوگ مل جل کر تہواروں کا لطف اُٹھاتے ہیں۔ اسی طرح عید مسلمانوں کا تہوار ہے۔ اس تہوار پر لوگ عیدگاہ جاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور گھر آ کر شیر خُرما پیتے ہیں۔ بچوں کو عیدی دی جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔

جان پہچان: نظیرؔ اکبرآبادی ۱۷۴۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب دہلی کے حالات خراب ہوئے تو نظیرؔ اکبرآباد (آگرہ) چلے آئے۔ نظیرؔ ہندوستانی تہذیب کے دلدادہ تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں میلوں ٹھیلوں، پھلوں، پھولوں، زندگی کی ضرورتوں اور چھوٹی بڑی تمام چیزوں کو موضوع بناتے ہوئے مقبولِ عام شاعری کی، اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ ’روٹی کی فلاسفی، بنجارا نامہ، آدمی نامہ، کلجگ‘ وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔ ان کی بعض نظموں میں تصوف اور بھکتی کی بھی جھلکیاں ملتی ہیں۔ ۱۶/اگست ۱۸۳۰ء کو آگرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

ہے دھوم آج مدرسہ و خانقاہ میں   تانتے بندھے ہیں مسجدِ جامع کی راہ میں
گلشن سے کِھل رہے ہیں ہر اک کج کُلاہ میں   سو سو چمن جھمکتے ہیں اک اک نگاہ میں
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عیدگاہ میں

جھمکا ہے ہر طرف کو جو ہے بادلا زری   پوشاک سے جھلکتے ہیں سب تن زری زری
گلرو چمکتے پھرتے ہیں جوں ماہ و مشتری   ہے سب کی عید، عید کی دل میں خوشی بھری
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عیدگاہ میں

آتے ہیں گھر سے اپنے جو بن بن کے کج کُلاہ   صحنِ چمن ہے، جتنی ہے سب صحنِ عیدگاہ
چھاتی سے لپٹے جاتے ہیں ہنس ہنس کے خواہ مخواہ   دل باغ سب کے ہوتے ہیں فرحت سے، واہ واہ
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عیدگاہ میں

کچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بے حدّ و بے شمار   خَلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں بندھے ہر طرف ہزار
ہاتھی و گھوڑے، بیل و رتھ و اونٹ کی قطار   غُل شور بالے بھولے، کھلونوں کی ہے پکار
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عیدگاہ میں

کرتے ہیں وصل شہر کے سب خُرد اور کبیر   ادنیٰ، غریب، امیر سے لے شاہ تا وزیر
ہر دم گلے لپٹ کے مرے، یارِ دل پذیر   ہنس ہنس کے مجھ سے کہتا ہے یوں، کیوں میاں نظیرؔ
کیا کیا مزے ہیں عید کے، آج عیدگاہ میں

خلاصۂ کلام: عید مسلمانوں کا سب سے اہم تہوار ہے۔عید کے دن ہر طرف خوب چہل پہل ہوتی ہے۔لوگ مدرسوں، خانقاہوں اور مسجدوں سے عیدگاہ کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں۔ ہر طبقے اور حیثیت کا انسان نئے کپڑے پہن کر عیدگاہ پہنچتا ہے۔سب لوگ خوشی سے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ ہر طرف لوگوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔کھلونے والوں اور خوانچے والوں کی ریل پیل ہوتی ہے۔لوگ امیر غریب کا فرق بھلا کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔غرض چاروں طرف خوشیوں کا ماحول ہوتا ہے اور ہر عمر کے لوگ عید کے خوب مزے لیتے ہیں۔

معنی و اشارات

خانقاہ	-	درویشوں کے رہنے کی جگہ
تانتا بندھنا	-	لوگوں کا لگاتار آنا جانا
کج	-	ٹیڑھا
کُلاہ	-	ٹوپی
کج کُلاہ	-	ٹیڑھی ٹوپی پہننے والا
جَھمکنا	-	چمکنا
بادلا	-	سونے چاندی کا تار
زری	-	سونے چاندی کا تار جس سے گوٹا بنایا جاتا ہے، سنہرے تار
ذری ذری	-	ذرا ذرا
گلرُو	-	پھول جیسے چہرے والا
ٹھٹھ کے ٹھٹھ	-	بہت بھیڑ
بالے	-	بچّے
خلقت	-	لوگ، مخلوق
وصل	-	ملاقات
خُرد	-	چھوٹا
کبیر	-	بڑا
دل پذیر	-	دل کو لبھانے والا

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ہمارے ملک کی تہذیب کیا کہلاتی ہے؟

۲۔ نظیر کی مشہور نظموں کے نام لکھیے۔

۳۔ خانقاہ اور مدرسے میں دھوم کیوں ہے؟

۴۔ شاعر نے جامع مسجد کی راہ کا کیا حال بتایا ہے؟

۵۔ لوگوں نے کیسی پوشاکیں پہنی ہیں؟

۶۔ گلرو کس کی طرح چمکتے پھرتے ہیں؟

۷۔ عیدگاہ کے صحن کو شاعر نے کیا کہا ہے؟

۸۔ شاعر کا دوست ہنس ہنس کر اس سے کیا کہتا ہے؟

✤ مختصر جواب لکھیے:

۱۔ نظیر کو عوامی شاعر کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ نظم میں کن باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل عید کی خوشی سے بھرے ہیں؟

۳۔ لوگ ایک دوسرے سے کس طرح مل رہے ہیں؟

تلاش و جستجو

۱۔ نظم سے دو ایسے روزمرہ کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن کے معنی ہجوم یا بھیڑ ہوتے ہیں۔

۲۔ اس نظم سے ایسے الفاظ یا فقرے تلاش کر کے لکھیے جو خوشی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔

وسعت میرے بیان کی

✤ درج ذیل اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے:

کچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بے حد و بے شمار
خلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں بندھے ہر طرف ہزار
ہاتھی و گھوڑے ، بیل و رتھ و اونٹ کی قطار
غل شور بالے بھولے ، کھلونوں کی ہے پکار

زورِ قلم

✤ خاکے کی مدد سے مضمون مکمل کیجیے اور اسے مناسب عنوان دیجیے :

دیوالی روشنی کا تہوار ...... گھر گھر روشنی ...... دیے جلانا ...... آتش بازی ...... بازاروں میں رونق، بھیڑ بھاڑ ...... کپڑے، مٹھائیاں خریدنا ...... گھروں میں طرح طرح کے پکوان...... گھروں کی سجاوٹ ...... لوگوں کا آپس میں ملنا اور مبارکباد دینا۔

لفظوں کا کھیل

✤ لفظ 'مشتری' سے ایسے الفاظ بنائیے جو ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کے ہم معنی ہوں۔

مثال : مٹھی - مشت

ا۔ گیلا - ....

۲۔ کھٹا - ....

۳۔ دودھ - ....

۴۔ روایت - ....

APQADT

لغت کا استعمال

✤ ذیل کے الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کیجیے :

ا۔ گل رخ	۲۔ گل چیں
۳۔ گل قند	۴۔ گل چاندنی
۵۔ گلنار	۶۔ گلستان

سرگرمی/منصوبہ :

ا۔ منشی پریم چند کی کہانی 'عیدگاہ' اپنے اسکول کی لائبریری سے حاصل کیجیے اور اسے دوستوں کے درمیان پڑھ کر سنائیے۔

۲۔ 'عید کی تیاریاں' موضوع پر گروہی گفتگو کیجیے۔

۳۔ ہندوستان کے پانچ بڑے تہواروں کے نام لکھیے۔

عبارت آموزی

...... وہ بھی تو ہمارے ہی بھائی ہیں جن کے ملک میں مرد سے لے کے عورت تک اور بچے سے لے کے بوڑھے تک کوئی پڑھنے لکھنے سے خالی نہیں۔ کیا ان کے یہاں سب ایک ہی قسمت لے کے اُترے ہیں؟ کیا اُن کے بچے کند ذہن یا شوخ یا کھلنڈرے ہوتے ہی نہیں؟ ماں باپ نے یہ سمجھا تھا کہ بیٹوں کی کمائی میں تو ہمارا ساجھا ہے اور بیٹیوں سے ہمیں کچھ لہنا نہیں۔ آ ؤ، جہاں تک ہوسکے بیٹوں کو پڑھائیں جو کل کو ہمارے بھی کام آئے۔

..... خدا قیامت کے دن کہیں ہم سے یہ نہ پوچھ بیٹھے کہ تم نے بیٹیوں کو علم کی دولت سے کیوں محروم رکھا؟ ان کو بیٹوں کے برابر کیوں نہ عزیز سمجھا؟ ہم نے ان کو اس لیے نہیں بنایا تھا کہ جیسی بے خبر اور انجان دنیا میں آئی ہیں ویسی ہی بے خبر اور انجان دنیا سے چلی جائیں، نہ خدا کو پہچانیں نہ اپنی حقیقت کو سمجھیں۔ نہ دنیا میں آنے کا کچھ پھل پائیں۔ بلکہ ہم نے اُن کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ وہ بھی مردوں کی طرح اپنی عقل سے کچھ کام لیں اور اپنی آدمیت سے کچھ فائدہ اُٹھائیں۔ اپنی برائی بھلائی کو سمجھیں، اپنی دنیا اور آخرت سے خبردار ہوں، چھوٹے بڑے کا حق پہچانیں، اولاد کو تربیت کریں، بگڑے ہوئے گھر کو سنواریں۔

..... یہ کون نہیں جانتا کہ لکھنا پڑھنا بڑی چیز ہے اور وہ ایسا کون کم بخت ہوگا جو اپنی اولاد کا بھلا نہ چاہتا ہوگا؟ ہاں! جن کو خدا نے چار پیسے کا مقدور دے رکھا ہے، وہ جو چاہیں سو کر گزریں۔

..... آج شہر میں اتنی بات ہوجائے کہ لوگ بیٹیوں کے اَن پڑھ رکھنے کو عیب جاننے لگیں، پھر دیکھوں وہ کون سا گھر ہے جس میں لڑکیاں نہیں پڑھتیں؟ جو محتاج سے محتاج ہوگا وہ بھی بیٹی کو چار حرف ضرور پڑھوائے گا۔ یہ ساری مشکلیں ابھی معلوم ہوتی ہیں، پیچھے سب آسان ہوجائیں گی۔ جہاں قوم کی ساری لڑکیاں ایک دفعہ پڑھ گئیں، پھر وہ اپنی اولاد کو آپ تعلیم کرلیا کریں گی۔

..... لڑکیاں ماؤں ہی سے تو پڑھیں گی۔ بچوں کی مائیں اگر اس قابل ہوں کہ اپنے بچوں کو آپ تعلیم کرلیا کریں تو اس ملک کے دن ہی نہ پھر جائیں۔ بیٹا کیا اور بیٹی کیا! بغیر ماں کی تعلیم کے کسی کو آدمیت نہیں آسکتی۔

✤ **درج بالا اقتباس کو غور سے پڑھیے اور دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :**

۱۔ مصنف کے نزدیک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کیا پوچھ سکتا ہے؟
۲۔ اولاد کی تعلیم کے لیے کس کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے؟
۳۔ ماؤں کا پڑھا لکھا ہونا کیوں ضروری ہے؟
۴۔ لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر پندرہ سطروں کا ایک مضمون لکھیے۔

لفظوں کا کھیل

رسولِ اکرمؐ کی دو بیٹیوں سے نکاح کے ‘سبب’ حضرت عثمانؓ ‘ذوالنورین’ کہلائے۔

اوپر دیے ہوئے جملے میں دو ‘ب’ کی ابتدا میں ‘س’ کا اضافہ کرنے سے ‘وجہ’ کا ہم معنی لفظ بن گیا۔

اسی طرح درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھ کر جملے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ دو ‘گ’ کے آخر میں .... لگانے سے ‘آسمان’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۲۔ دو ‘د’ کی ابتدا میں .... لگانے سے ‘سہارا’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۳۔ دو ‘ل’ کی ابتدا میں .... لگانے سے ‘خرابی’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۴۔ دو ‘س’ کے آخر میں .... لگانے سے ‘کاہل’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۵۔ دو ‘ر’ کی ابتدا میں .... لگانے سے ‘چنگاری’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۶۔ دو ‘ش’ کے آخر میں .... لگانے سے ‘چھتا’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۷۔ دو ‘ب’ کے آخر میں .... لگانے سے ‘شیر’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۸۔ دو ‘د’ کی ابتدا میں .... لگانے سے ‘ہندسہ’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۹۔ دو ‘ش’ کی ابتدا میں .... لگانے سے ‘کھنچاؤ’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔
۱۰۔ دو ‘چ’ کے آخر میں .... لگانے سے ‘غم’ کا ہم معنی لفظ بنتا ہے۔

ہمیں یہ کرنا چاہیے

دنیا میں دکھ درد اور پریشانیاں بہت ہیں۔ اگر ہم کسی کی کوئی تکلیف دور کریں یا اسے خوشی دے سکیں تو یہ بہت بڑا کام ہے۔ لوگوں کو خوش کرنے کے چند طریقے یہ بھی ہیں :

۱۔ کسی کو کوئی کامیابی ملے یا خوشی حاصل ہو تو اسے مبارکباد دینا۔
۲۔ کسی کو کوئی صدمہ پہنچے یا کوئی گھبرا رہا ہو تو اسے تسلی دینا۔
۳۔ کسی کے ساتھ اچھی طرح بات کرنا۔
۴۔ کوئی راستہ پوچھے تو اسے راستہ بتانا۔
۵۔ کوئی ہماری مدد کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا۔
۶۔ ہم سے کسی کو کوئی معمولی سی بھی تکلیف پہنچے تو اس سے معافی مانگنا۔